مؤتمر إعلان السلام
في أفغانستان
Conference on the Declaration of Peace In Afghanistan

رابطة العالم الإسلامي
MUSLIM WORLD LEAGUE

افغانستان امن اعلامیہ

افغانستان میں قیام امن کے لئے
علمائے افغانستان وپاکستان کانفرنس

رابطہ عالم اسلامی

سرپرستی وتعاون، مملکت سعودی عرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں،اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔﴾
سورة الحجرات آیة (۱۰)

ہم علمائے پاکستان و افغانستان ،افغانستان میں امن عمل پر تبادلۂ خیال،متحارب گروپوں کے مابین مذاکرات کی حمایت کے لئے جمع ہوئے ہیں ، اس یقین کے ساتھ کہ افغانستان میں قیام امن کے لئے اس طویل مسئلے کا یہی واحد حل ہے اور ہم قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق تشدد اور انتہاپسندی کی تمام شکلوں کی مذمت کرتے ہیں۔

اس موقع پر علمائے پاکستان و افغانستان، خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز حفظہ اللہ کا افغانستان کے استحکام اور اس میں قیام امن کی کوششوں کے لئے مملکت کی تاریخی موقف کو سراہتے ہوئے اس مشترکہ اعلامیے کے ذریعے افغانستان میں امن اور مفاہمت کے عمل کے فروغ کے لئے ، صفوں کو متحد کرنے اور پُل کا کردار اداکرنے کے لئے افغانستان او رپاکستان کے علمائے کرام کو مکہ مکرمہ میں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے پر مملکت کے مخلصانہ کردار کو قابل تحسین سمجھتے ہیں۔

ہم ذیل میں اپنے معاہدے کا اعلان کرتے ہیں:

1- اسلام امن، رواداری، اعتدال اور اصلاح کا دین ہے، اور مؤمنین سے اس کا مطالبہ ہے کہ قرآن وسنت کی طرف رجوع کرکے آپس میں صلح کاراستہ اختیار کریں اور اپنے اختلافات کو ختم کریں۔قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: ”لہذا تم اللہ سے ڈرو، اور آپس کے تعلقات درست کرلو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ،اگر تم واقعی مؤمن ہو“۔ (الانفال1-)۔مزید ارشاد فرمایا:” لوگوں کی بہت سی خفیہ سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی، الّا یہ کہ کوئی شخص صدقے یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے، اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کرے گا ہم اس کو زبردست ثواب عطاکریں گے۔“ (النساء114-) ۔مزید ارشاد

ہے:''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے جو لوگ صاحب اختیار ہوں، ان کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہوجائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُسے اللہ اور رسول کے حوالے کردو ۔یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔"(النساء59-)

2- قیامِ امن تمام مسلم معاشروں کی ضرورت ہے اور کسی بھی قیمت پر اس کا حصول واجب ہے، معصوم مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے فریقین میں صلح کرانے میں صحابہ کرام اور علمائے کرام کا یہی منہج رہا۔

اس تناظر میں مسلمانوں کے مابین کسی بھی تنازع یا لڑائی کو قرآن وسنت کی روشنی میں بات چیت اور امن کے ذریعے حل کرنا ضروری ہے،دو مسلمان متحارب گروپوں میں کے مابین مفاہمت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے :''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں،اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمہارے ساتھ رحمت کا معاملہ کیا جائے۔"(الحجرات10-)

3- دو متحارب مسلمان گروپوں کے مابین امن اور اصلاح کا حصول یقیناً بہت بڑا نیکی کا کام ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''کیا میں تمہیں روزے،نمازاور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین نے کہا : کیوں نہیں ، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا ۔ (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) مونڈ دینے والی خصلت ہے ۔" (سنن ابی داود4919-)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: '' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اور ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے "۔(صحیح مسلم6065-) ۔

4- اسلام نے مفاہمت کی کوششوں کے دوران لوگوں میں صلح کے ارادے سے خلاف واقعہ بات کہنے کی اجازت دی ہے، اس لئے فریقین کے درمیان صلح کے ارادے سے کسی ایک فریق کی خلافِ واقعہ ایسی بات دوسرے فریق سے کہنا جائز ہے جس سے وہ صلح پر آمادہ ہوجائے۔ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا:" جو شخص لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے خیر کی بات کہے اور اچھی بات نقل کرے وہ جھوٹا نہیں ہے۔"(صحیح بخاری 2692-)

5- اسلامی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ اعتدال کی اہمیت ،اور تمام مسلمانوں کے لئے زندگی میں توازن اور وسطیت کی ضرورت پر زور دیتی ہیں۔جیساکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے: "بیشک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں طاقت سے زیادہ سختی کرتاہے وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا۔لہذا تم میانہ روی اختیار کرو، اور صحیح کام کرو او ر خوشیاں بانٹو، اور صبح، دوپہر اور شام اور کسی قدر رات میں عبادت سے مدد حاصل کرو"۔(صحیح بخاری 39- صحیح مسلم6818-)

6- مسلمان ایک جسم کے مانند ہیں، جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " مسلمان آپس میں پیار ومحبت ،رحم وشفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مثال رکھتے ہیں کہ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔(صحیح بخاری6011- ۔ صحیح مسلم 2586) ۔اگر اسلامی دنیا کے کسی ایک حصے میں پریشانی اور بدامنی ہو تو پوری امت اس تکلیف اور درد کو محسوس کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی مدد اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تمام دستیاب ذرائع کو استعمال کرتی ہے۔

7- انسانی عزت وآبرو کا تحفظ اور انسانی جان کی حفاظت اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ انسانی جان کی قدر وقیمت کا اندازہ اس سے ہوتاہے کہ قرآن کریم نے ایک انسان کے قتل کو تمام انسانیت کے قتل سے تعبیر کیا ہے اور ایک انسانی جان کی حفاظت کو تمام انسانیت کی جان گدازی سے تعبیر کیا ہے ۔اس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اسلامی تہذیب امن، محبت، انسانیت اور رواداری کے بنیادوں پر قائم ہے۔

8- علمائے کرام کو دیگر منابر سے بھی اسلام اور امن کے حقیقی پیغام، جو انسانی جان اور انسانیت کے احترام،انصاف اور امن کی تعلیم اور امتیازی سلوک سے روکتی ہیں، انہیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔جہاں انتہاپسندی اور تشدد کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اعلی اخلاقی اقدار کا تحفظ کریں اورپوری دنیا میں مسلمانوں کے مابین اسلامی اور انسانی اخوت کو فروغ دیں۔

9- علمائے کرام کو اسلام کے حقیقی پیغام،دینی نصوص کی تفسیر اور سنت نبویہ کے ذریعے امت کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔اور پاکستان اور افغانستان کے علمائے کرام اسلامی ممالک کو درپیش چیلنجز سے متعلق اپنے تجربات کی روشنی میں اسلامی ممالک میں اور خصوصاً افغانستان میں امن اور اتحاد کے فروغ میں کلیدی کردار اداکرسکتے ہیں ۔لہذا ہم دونوں ممالک کی حکومتوں کو افغان امن عمل میں عملی طورپر امن کی کوششوں کو آگے بڑھانے کے لئے علماء کرام پر مبنی ایک مشترکہ باڈی تشکیل دینے کی تجویز دیتے ہیں۔

10- پورے عالم اسلامی اورخصوصاً افغانستان میں امن، ہم آہنگی اور بھائی چارہ کے لئے پاکستان اور افغانستان کے علمائے کرام کا کردار بے حد مؤثر اور اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم وسنت مطہرہ سے ہم آہنگ ہے۔لہذا ہم اس سلسلے میں کی جانے والی ان تمام کوششوں کی تعریف کرتے ہیں جن کا مقصد عمومی طورپر امت مسلمہ اور خصوصاً افغانستان میں پائیدار امن کا حصول ہے۔ جیسے کہ پیغام پاکستان،بوگور علامیہ، افغانستان میں جاری شدہ صلح سے متعلق فتوی، مکہ اعلامیہ اور افغانستان میں امن کے حصول کے لئے عالم اسلامی کے علمائے کرام کے دیگر اقدامات۔

11- ہم اس امر کا اعادہ کرتے ہیں کہ تشدد کو کسی مذہب، قومیت، تہذیب یا نسل سے جوڑنا درست نہیں ہے۔انتہاپسندی اور دہشت گردی کے نتیجے میں ہونے والی تشدد اپنی تمام صورت ومظاہر میں چاہے وہ شہریوں کے خلاف تشدد ہو یا خود کش حملے، یہ بنیادی اسلامی اصولوں کے منافی ہیں۔

12- ہم افغانستان میں قیام امن کی کوششوں کو کامیاب بنانے کے لئے کسی بھی فریق کی توہین،الزام تراشی یا کسی فریق کے احترام میں کمی کئے بغیر اس تنازعہ کے فریقین کو زیادہ سے زیادہ برداشت ،مزید خون ریزی سے بچنے، اشتعال انگیز کاروائیوں سے گریز اور اور براہ راست مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں،تاکہ لاکھوں افغانوں کے مسلسل مصائب کا خاتمہ ہوسکے۔

13- لہذا ہم افغانستان امن عمل کی حمایت کرتے ہیں ،اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ امت مسلمہ کی عموماً اور ہم(علماء کرام)کی خصوصاً ذمہ داری ہے کہ وہ افغان تنازعہ کا حل تلاش کرنے میں مؤثر کردار اداکریں اور افغانستان میں متحارب گروپوں میں مفاہمتی عمل کی حمایت کریں۔ہم امید کرتے ہیں کہ (متحارب فریق)مشترکہ عمل کے ذریعے تمام سیاسی،سماجی، معاشی اور دیگر متعلقہ امور کو حل کرکے مصالحت کی مشترکہ منزل تک پہنچیں گے تاکہ افغانستان میں جاری خونریزی کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالی کی نصرت سے افغانی عوام اس دنیا میں امن صلح استحکام اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکے۔

14- آخر میں ہم افغانستان میں قیام امن کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت کی بھرپور مخلصانہ کوششوں پر بے حد شکر گذار ہیں، اور امت مسلمہ میں یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے مملکت سعودی عرب کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں، اور عالم اسلام کے علمائے کرام اور خصوصاً پاکستان اور افغانستان کے علمائے کرام کے ذریعے وجود میں آنے والے اس اعلامیہ کو مؤثر بنانے کے لئے مملکت کی مستقل حمایت کے متمنی ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سیدھے راہ کی طرف ہماری رہنمائی فرمائے۔

یہ اعلامیہ بتاریخ 29 شوال 1442ھ بمطابق 10 جون 2021م

کو مکہ مکرمہ میں جاری اور اس پر دستخط کئے گئے ہیں

عزت مآب شیخ/ محمد قاسم حلیمی

وزیر حج واوقاف والارشاد، اسلامی جمہوریہ افغانستان

عزت مآب شیخ ڈاکٹر /نور الحق قادری

وزیرمذہبی وبین المذاہب ہم آہنگی،اسلامی جمہوریہ پاکستان